السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیة ولاافتاء کمیٹی کوسماحۃالرئیس العام کی خدمت میں پش کئےگئے اس استفتاء کے بارے میں علم ہواجس میں یہ سوال پوچھاگیا ہے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کیا معنی ہیں کہ ''جب میں اپنے بندے سے محبت کرتا ہوں۔ تو اس کا کان بھی بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اوراس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب مسلمان فرائض کواداکرے پھر تقرب الٰہی کے حصول کےلئے نفل عبادتوں کو بھی بجالانے کی مقدور بھر کوشش کرتا رہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ہر کام میں اس کا معاون بن جاتا ہے۔ جب سنتا ہے تو سننے میں اسے اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ خیر ہی کی بات سنتا ہے۔ حق ہی کو قبول کرتا ہے۔ اور باطل اس سے دور ہوجاتا ہے۔ اور جب وہ اپنی آنکھ اور دل سے دیکھتا ہے۔ تو اللہ کے نور کے ساتھ ہی دیکھتا ہے۔ اوراس میں وہ اللہ کی تایئد وتوفیق کے ساتھ ہدایت وبصیرت پر ہوتا ہے۔ اور وہ حق کو حق اور باطل کو باطل پر دیکھتا ہے۔ جب کسی چیز کو پکڑتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت کے ساتھ پکڑتا ہے۔ اوراس کی یہ پکڑ حق کی حمایت کےلئے ہوتی ہے۔ اور جب وہ چلتا ہے تو اس کی یہ چال اللہ تعالیٰ کی اطاعت طلب علم یا اللہ کی راہ میں جہاد کےلئے ہوتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اس کا اپنے ظاہری وباطنی اعضاء کے ساتھ عمل اللہ کی ہدایت وقوت کا رہین منت ہوتا ہے۔

اس سے واضح ہے کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں حلول کرجاتا ہے۔ یا اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ متحد ہوجاتا ہے۔ مذید رہنمائی ان کلمات سے ملتی ہے جو اس حدیث کے آخر میں آئے ہیں

ولئن سالنی لاعطیتہ ولئن استعاذبی لاعیذنہ (صحیح بخاري)

''اگر میرا بندہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور دے دیتا ہوں اوراگر میرے ساتھ پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ دے دیتا ہوں۔''

بعض روایات میں جو یہ الفاظ آتے ہیں۔؛

فی یسمع وبی یبصر(فتح الباری11/418)

''وہ میرے ساتھ سنتا اور میرے ساتھ دیکھتا ہے۔''

تو اس میں حدیث کے ابتدائی حصہ سے جو مراد ہے اس کی وضاحت اور تصریح ہے۔ کہ سائل کون ہے اور مسئول کون مستعیذ(پناہ مانگنے والا) کون ہے اور معیذ(پناہ دینے والا) کون ہے۔ یہ حدیث قدسی ایک دوسری حدیث قدسی کی نظیر ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ :

مرضت فلم تعدنی الخ   (مسند احمد٤/٢-٤)

''میرے بندے میں بیمار ہوالیکن تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔''الخ!

ان دونوں حدیثوں میں آخری حصہ ابتدائی حصے کی خود ہی شرح کرتا ہے۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ خواہشات کے پجاری متشابہ نصوص کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ محکم سے اعراض کرتے ہیں۔ اوراس طرح سے یہ سیدھے راستے سے بھٹک جاتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلددوم